149

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں نیز ان کے صاحبزادے مکرم عبد اللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library

جلد ۳۵ | ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ھش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۱

ہندو مہاسبھا کا خروج

مسٹر فرینک انتھنی مشہور اینگلو انڈین لیڈر نے دہلی صوبائی یوتھ کانگرس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

"میرے خیال میں ہندوستان میں اس وقت اقلیتوں کا نہیں بلکہ اکثریت کا امتحان ہے۔ ہر قسم کا فرقہ وارانہ استبدادی غلبہ باہمی اعتماد اور اتحاد کی امیدوں پر پانی پھیر دے گا۔ لیڈر ہندوستان میں ہندو راج قائم کر کے اس کو ایک خالص ہندو حکومت بنانے کے لئے باتیں کر رہے ہیں۔ مہاسبھائی لیڈروں کے حالیہ اقوال و افعال ملک و قوم کو تباہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اگر ان افعال و اقوال کو حکومت میں اپنایا گیا۔ تو ہندوستان بالکل تباہ ہو جائیگا۔ مسٹر انتھونی نے کہا کہ اگر خیالی پلاؤ پکانے والوں یا ہندو فرقہ بازوں نے اصرار کیا۔ کہ اقلیتوں کو مٹا کر ہندوستان میں ہندو راج کے خواب کو حقیقت کا جامہ پہنایا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام ملک قبر کی آغوش میں پہنچ جائے گا۔"

ہم یہی نہیں کہتے خود جناح صاحب بلکہ متعصب سے متعصب پاکستانی سے بھی پوچھا جائے۔ تو یقیناً وہ یہی کہے گا کہ ہندوستان کا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونا نہایت قابل افسوس ہے۔ خود کانگرسیوں بلکہ مہاسبھائیوں سے بھی زیادہ مسلمانوں کو افسوس ہے۔ کہ ہندوستان اس طرح ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ پھر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے تقسیم پر زور دیا۔ یہ ایک بڑی لمبی داستان ہے جسکو یہاں دہرانا ممکن نہیں۔

لیکن جو آدمی غور و فکر سے کام لے گا اس پر یہ امر فوراً واضح ہو جائیگا کیونکہ جو اسباب مسلمانوں کو علیحدہ کرانے کا باعث ہوئے۔ ان کا نمایاں ترین مظاہرہ کانگرس لیڈروں کے قول و فعل سے اب بھی ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی سخت بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں ایک ایسا گروپ موجود ہے۔ جو ۱۸۵۷ء کے حادثہ سے پہلے ہی انگریزوں کا منظور نظر بن گیا تھا۔ انگریزوں نے اس گروپ کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو بھانپ کر اس کو ابھارنا شروع کیا۔ اور ان تمام عناصر کو سختی سے دبا دیا گیا۔ جن کی طرف سے انہیں خطرہ ہو سکتا تھا۔

کانگرس کو ہاتھ میں لے کر اس گروپ نے ظاہر تو یہ کیا۔ کہ وہ تمام ہندوستانیوں کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے۔ مگر درپردہ اس کے مخفی منصوبے صرف اپنے گروپ کا راج قائم کرنے تک ہی محدود رہے۔ اس گروپ نے چھوٹی چھوٹی اقلیتوں کو تو کئی جتن کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ مگر ہندوستان کی اکثر اقلیت مسلمان جلدی ہی اس کے مخفی منصوبوں کو بھانپ گئے۔ اور انہوں نے اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے جداگانہ کشمکش شروع کر دی۔

اگرچہ کانگرس کے پاس "اتحاد ہند" کا بڑے سے بڑا نعرہ موجود تھا مگر جو بازی بھی اس نے لگائی نیت کی ناصفائی کی وجہ سے ہارتی رہی۔ فرقہ وار گروپ کے قبضہ میں آجانے کی وجہ سے اس کا دائرہ اتنا تنگ ہو گیا کہ ہندوستان کی دوسری اکثریت اس میں سما ہی نہ سکی۔ اور ہمیشہ اس دائرہ سے باہر ہی رہی۔ کانگرس نے اپنے مہاسبھائی حقیقت پر لاکھ پردے ڈالے مگر ہیجان مقاصد ان پردوں کو ہر بار چاک کر دیتا رہا۔ اور کانگرس اور مہاسبھا کے پیچھے ایک ہی استاد کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آیا۔ مہاسبھا کے علاوہ اس نے اور بھی کئی شاطرانہ ڈھونگ مثلاً سوشل پارٹی۔ کمیونسٹ پارٹی سیوک سنگھ وغیرہ کھڑے کئے۔ مگر جوں جوں وہ اپنی فریب کاریوں میں تنوع پیدا کرتی گئی۔ توں توں وہ اور بھی عریاں ہوتی چلی گئی۔

انگریزوں نے اس گروپ کو ابھار کر ہندوستان پر یہ ظلم کیا۔ کہ باوجودیکہ اس کا ڈھانچہ جمہوری اصول پر کھڑا کیا گیا تھا۔ کانگرس اس گروپ کے ہاتھ میں پڑ کر صحیح معنوں میں ایک دن کے لئے بھی ملک کے تمام مختلف عناصر کی نمائندہ نہ بن سکی۔ جس کا خطرناک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس زمین میں حقیقی جمہوریت کا بیج پھوٹ بھی نہ سکا چہ جائیکہ اگ کر بڑھتا اور پھولتا پھلتا۔

ملک دو حصوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا ہے۔ کانگرس اپنے اس مخفی منصوبے میں کہ تمام ہندوستان پر اونچ جاتی سرمایہ داری چھا جائے ناکام ہو کر بوکھلا گئی ہے۔ اس کے تصنع سے دبائے ہوئے منصوبے خود بخود منصہ شہود پر آتے جا رہے ہیں۔ اور کانگرس اپنے اصلی مہاسبھائی بطن میں تحلیل ہو رہی ہے۔ اور جو کل ہند نمائندگی کا مصنوعی چہرہ اس نے نہایت صفائی سے پہن رکھا تھا اترتا جا رہا ہے۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی بمبئی کلکتہ الغرض ہر کانگرسی اکثریت کے علاقوں میں ہم اس گروپ کا اصلی چہرہ نمودار ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس نے سمجھا ہے کہ ہندوستان کی نو آبادی بننے کے بعد تمام نہ سہی ہندوستان کے اکثر حصہ پر اس کا اقتدار جمنے ہی والا ہے اور کم از کم اس حصہ میں وہ اپنی من مانی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

کر سکیں گے

مہاسبھا دہلی میں ایک کانفرنس بلا رہی ہے۔ ہمیشہ کی طرح اسکی پشت و پناہ کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر ہوں گے۔ شیاما پرشاد مکرجی ساورکر مونجے وغیرہ مشہور مہاسبھائیوں اور گاندھی نہرو پٹیل وغیرہ کانگرسیوں کے درمیان ٹنڈن اچاریہ کرپلانی وغیرہ کانگرسی رشتہ اتحاد ہیں۔ الغرض اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی سے لیکر مونجے تک ایک ہی پیوستہ سلسلہ چلا گیا ہے۔ پہلے جس چیز کو چھپایا جاتا تھا۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ فرینک انتھنی تک بھی اس حقیقت کو پا گئے ہیں۔ اور بے فائدہ کانگرس کو اس کے مبینہ اصولوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہم مسٹر انتھنی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کی سعی بیکار ہے۔ اب اس کا علاج ایک ہی ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایسی نئی پارٹی کھڑی ہو۔ جو صحیح معنوں میں ملک کے تمام مختلف عناصر کی نمائندہ ہو۔ اور جو اس نہایت فرقہ وارانہ گروپ سے ہندوستانی اقوام کے لئے آزادی چھین لے۔ اور موجودہ کانگرسی گورنمنٹ کے خلاف وہی مگر حقیقی لڑائی لڑے۔ جو سامراج کے خلاف لڑی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ اب جبکہ تقسیم کا اصول مان لیا گیا ہے۔ ہندوستان میں مہاسبھائی علاقہ بھی پاکستان کی طرح الگ کر دیا جائے۔ اس کا نام اوچ ستھان یا جاتی ستھان رکھ لیں۔ یو۔ پی کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس میں شامل کر دیا جائے۔ تاکہ ہندو اپنی تہذیب اور مذہب کے مطابق اس علاقہ میں رہیں سہیں۔ بے شک وہ وہاں ایسے قوانین بنا لیں۔ جو ان کے خیال میں ان کے مذہب کا اہم جزو ہے۔ اس علاقہ میں تمام وہ لوگ جمع ہو جائیں۔ جن کو ان اصولوں پر ایمان ہو۔ اور باقی لوگوں کو جن کو وہ انسانیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ وہاں سے نکل کر باقی مساوات والے آزادی پسند علاقوں میں چلے جائیں۔ باقی ہندوستان صحیح معنوں میں ایک ایسی جمہوریت بنائے۔ جو سب اقوام سے مساویانہ برتاؤ کرے اور ایسے قوانین بنائے۔ جن کی زد کسی قوم کے ابتدائی اور مذہبی حقوق پر نہ پڑے۔ گورکھشا وغیرہ تنگدلانہ قوانین بنانے والا کوئی نہ ہو۔

رفتارِ عالم

فلسطین

فلسطین میں یہودیوں کی خرمستیاں عرصہ سے جاری ہیں۔ اور انہوں نے نہ صرف ملک کے امن کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ بلکہ عربوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہود اپنی دولت کے بل بوتے پر وہ کچھ کر رہے ہیں۔ جو عربوں کو رسوائے عالم کرنے کے لئے کافی ہے۔ برطانوی حکومت کی مخالفت کے باوجود یہود کثرت سے فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اپنی من مانی کارروائیوں کی بدولت کمزور بے کس اور بے یار و مددگار عربوں کو مصائب و آلام کا تختۂ مشق بنا رہے ہیں۔ عربوں کی مصائب کا اندازہ کسی قدر اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہود جب انگریز حکام پر ہاتھ صاف کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور انہیں گرفتار کر کے تازیانہ کی سزا دے لیتے ہیں۔ تو بے چارے عربوں پر کیا گذرتی ہوگی۔ اور انہیں کس کس قسم کی جانی اور مالی مصائب جھیلنی پڑتی ہونگی۔

عربوں کے مقابلہ میں یہود زیادہ منظم زیادہ طاقتور اور زیادہ مالدار ہیں نیز امریکہ کی ذرہ نوازی بھی شامل حال ہے۔ جو قول و فعل سے اسکی اعانت میں مصروف ہے۔ یہود کا خفیہ ریڈیو سٹیشن جو فلسطین پر آگ برسا رہا ہے۔ عوام کو ہراساں کر رہا ہے۔

دوسری طرف برطانوی اقتدار یہود کی سرگرمیوں کو دبانے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ یا وہ عمداً کسی مصلحت کی وجہ سے گریز کر رہا ہے۔

بہرحال یہود کے مظالم ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے عربوں کو میدان میں نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ نتائج خواہ کچھ ہوں۔ عرب سر بکف میدان جہاد میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور "فتاوہ" "نجادہ" ناموں سے کفن بردوشوں کی دو جماعتیں منظم کی ہیں۔

جس بلند عزم سے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ امید ہے وہ ان کی ہمت پست نہ ہونے دیگا۔ اور وہ کسی قیمت پر بھی فلسطین کو ارض یہود بننے نہ دیں گے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔ (منیر احمد دہینس)

آج کا کام کل پر مت چھوڑو

"میں ایک بار پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمارا وعدہ جس کو ہم بار بار اپنی زبان سے دوہراتے رہتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہماری ہر چیز خدا تعالےٰ کے لئے قربان ہے۔ ہمیں اپنی جانوں کی پروا نہیں۔ ہمیں اپنے مالوں کی پروا نہیں۔ ہم مٹ جائیں گے۔ مگر یہ برداشت نہیں کریں گے۔ کہ دین کو کوئی ضعف پہنچے۔ یہ وعدہ ہے۔ جو ہم منہ سے بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسی وعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں لے لیں۔ اور ان کے مال بھی لے لئے۔ اس بات کے بدلہ میں کہ انہیں جنت عطا کی جائیگی۔ جب ہماری جانیں اور ہمارے اموال خدا نے ہم سے لے لئے۔ اور ہم نے اس معاہدہ کو قبول کر لیا۔ تو اس کے بعد ہمارا یہ کہنا کہ ہم جان کیوں قربان کریں۔ یا مال کا قلیل حصہ تو قربان کر سکتے ہیں مگر کثیر نہیں۔ قطعی طور پر قرآن کریم کی اس آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہم سے اگر جانیں لی گئی ہیں۔ ہم سے اگر مال لے لئے گئے ہیں۔ تو اس لئے کہ ہمیں جنت ملے گی۔ اور جنت وہ چیز ہے۔ جس کا ہم میں سے ہر شخص خواہشمند ہے"۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو جماعت کو اعلیٰ سے اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار فرما رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اکثر حصہ جماعت کا حضور کے ارشاد پر مال کیا جان قربان کرنا ایک نہایت معمولی بات ہی نہیں سمجھتا۔ بلکہ باعث فخر اور باعث سعادت یقین کرتا ہے۔ تحریک جدید کی قربانیاں ان میں سے ایک ہیں۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہے۔ سمجھتا ہے۔ کہ میں نے جو وعدہ اپنی مرضی اور خوشی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ اسکی ادائیگی مجھے قلبی راحت اور بشاشت کے ساتھ کرنا ہے۔ اور اپنے معینہ وقت سے بھی پہلے کرنا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا قرض اسی واسطے ہے۔ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ مگر یاد رہے۔ "ہر شخص جو سستی کرتا ہے اور آج کا کام کل پر چھوڑتا ہے۔ وہ اسی واسطے ایسا کرتا ہے۔ کہ اسے اس کام کے ساتھ محبت نہیں ہوتی۔ ورنہ جو شخص اپنے کام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ جلد سے جلد اسے سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔"

پس اے تحریک جدید کے مجاہدو! تحریک جدید کے کام میں چستی اور ہمت سے کام لیں۔ اور اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے سو فی صدی مرکز میں داخل کر کے اپنے مقدس امام کی خوشنودی اور دعا لیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

عید کارڈ کی ممانعت

عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق گذشتہ سال میں نے بذریعہ فون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ڈلہوزی سے استفسار کیا تھا۔ جو الفضل ۲۶ر اگست ۴۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ عید سعید کی تقریب نزدیک آ رہی ہے۔ اس لئے دوستوں کی آگاہی کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لغو چیز ہے۔ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے"۔ (خاکسار منیر احمد دہینس)

Digitzed by Khilafat Library

بائیبل کس میرسی کی حالت میں

از جناب نور محمد صاحب نسیم از لیگوس

اس بات کو بشدت محسوس کرتے ہوئے کہ ہر نیا طلوع ہونے والا دن بائیبل کو پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہے اور عیسائی اس کتاب کے مطالعہ میں ناقابل برداشت حد تک سستی برت رہے ہیں، سر فریڈرک کینن Sir Frederic Kenyon نے جو برٹش میوزیم کے عملہ کے ایک مقتدر رکن ہیں ایک کتاب مطالعہ بائیبل تصنیف کی ہے اس کتاب کی غرض عیسائیوں کو بائیبل کے مطالعہ کی تحریص دلانا ہے۔ بائیبل کے مطالعہ میں کیوں کمی واقع ہو گئی ہے مصنف موصوف نے اس کتاب کے ابتدا ہی میں اس کا وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ سائنس کی نئی نئی معلومات اور آثار قدیمہ سے دستیاب ہونے والی اشیاء نے بائیبل کی تقدیس کے عقیدہ کو بنیادوں سے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ نتیجۃً بائیبل کا مطالعہ روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے لیکن ہی تحریص کا طریق یقیناً نیا ہے یعنی تمام ان باتوں کا جن کی وجہ سے [illegible] پھیلی ہوئی ہے اقرار کر کے بائیبل کو نئے زاویوں سے دیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

پرانے مسودوں کی تحریر کے وقت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کا صاف اقرار کیا ہے۔ کہ یہ مسودے اپنی اصلی حالت میں ہم تک نہیں پہونچے۔ اور ان کے مصنف اپنے گردوپیش کے حالات سے قطعی طور پر محفوظ نہ تھے۔ اگرچہ بعض لوگ [illegible] پر یقین رکھتے ہیں کہ بائیبل [illegible] اس میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ ممکن نہیں ہے لیکن مطالعہ بائیبل کے مصنف نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے ایک سوال دریافت کیا ہے۔ فی الحقیقت یہ سوال نہایت وزنی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر بائیبل الہامی ہے۔ اور اس کے الفاظ خدا ہی کے الفاظ ہیں تو بتایا جائے۔ کہ وہ کونسے الفاظ ہیں۔ کیا انگریزوں کے لئے ۱۶۱۱ء میں چھپنے والا Authorised Version خدا تعالےٰ کے الفاظ کا حامل ہے۔ اور رومن چرچ کے لئے ولگیٹ (Vulgate)۔ (یہ ترجمہ Jerome نے کیا تھا۔ اور آج تک اس میں متعدد اصلاحات کی جا چکی ہیں۔ اور یونانی چرچ کے لئے Septuagent جو کہ تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں تیار کیا گیا تھا۔ عاموس اور یسعیاہ کے زمانے سے لے کر بائیس سو سال تک اور پولوس کے زمانہ سے لے کر چودہ سو سال تک یہ تمام کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں۔ اور آج یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ بائیبل کے کوئی دو نسخے بھی ایک دوسرے سے موافق نہیں ہیں۔ پس بائیبل کے کسی نسخے کی طرف اشارہ کر کے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ یہ غلطیوں سے قطعی طور پر مبرا ہے۔ اور نہ ہی کسی نسخہ کے متعلق یہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس کے الفاظ خدا کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد مصنف نے بائیبل کے مختلف حصص میں تناقض کی مثالیں پیش کی ہیں۔ مثلاً II سلاطین باب ۲۴ آئت ۸ میں لکھا ہے۔ کہ Jehoiachin کی عمر تخت نشینی کے وقت آٹھ سال تھی۔ اور II تواریخ باب ۳۶ آئت ۹ میں لکھا ہے۔ کہ اس کی عمر ۱۸ سال تھی اور یہ دونوں باتیں کسی صورت میں بھی درست نہیں مانی جاسکتیں

پیدائش باب ۶ آئت ۱۹ میں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ ہر جاندار کا ایک جوڑا اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لے لیکن پیدائش ہی کے باب ۷ آئت ۲ میں لکھا ہے۔ کہ پاک جانداروں کے سات سات جوڑے اور ناپاک جانداروں کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھے جائیں۔ یہ دونوں باتیں واضح طور پر متضاد ہیں۔ ایسی ہی بہت سی اور مثالیں بھی درج کی گئی ہیں۔ جن کا یہاں لکھنا باعث طوالت ہوگا۔

ان مثالوں کے پیش کرنے سے مصنف موصوف کا مقصد اس حقیقت کا اقرار کرنا ہے۔ کہ بائیبل درحقیقت خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ جیسا کہ جیمس بیکی نے اپنی کتاب "انگریزی بائیبل اور اس کی تاریخ" میں لکھا ہے۔ یہ کتاب محض قومی تاریخ ہے۔ جس میں مختلف زمانے کے لوگوں کے مختلف اخلاقی معیاروں کا ذکر ہے۔

چونکہ بائیبل کی ان تمام خامیوں کے احساس نے عیسائیوں کو بائیبل کے مطالعہ میں سست کر دیا تھا۔ سر فریڈرک ان تمام کا اقرار کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ بائیبل پڑھنے والوں کو موجودہ زمانے کی تنقیدی باتوں کی ہرگز پرواہ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ بائیبل خدا کا کلام نہ ہونے کے باوجود بعض دیگر زاویوں سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے

نئے ارض و سما

نیویارک میں مضبوط جماعت کا قیام

۴۸ احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس وکیل التبشیر

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ نے جو سہ ماہی رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں آپ نے مشن کی تحریری و تقریری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے یہ مسرت کن خبر دی ہے۔ کہ نیویارک میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اور ایام زیر رپورٹ میں ۳۹ اشخاص نیویارک میں اور دو شکاگو میں اور ایک کنساس سٹی میں اور پانچ بوسٹن میں اور ایک انڈیاناپولیس میں یعنی کل ۴۸ اشخاص بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

اس خوشکن خبر کو دیتے ہوئے میں جملہ احباب سے ان تمام مجاہدین کے لئے جو مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور بار آور کرے۔ اور غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی بخشے۔ ابھی چند دن ماہ رمضان کے باقی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں خاص طور پر اپنے ان مجاہدین بھائیوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ یہی وہ حقیقی مدد ہے۔ جو احباب اپنے دور افتادہ مجاہدین بھائیوں کی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان کی اس جنگ میں مدد فرمائیں گے۔ تو بموجب فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالےٰ آپ کی بھی مدد فرمائے گا۔ اور وہ آپ کی دعائیں آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے گا۔ دعا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

Digitzed by Khilafat Library

Digitzed by Khilafat Library

اور وہ یہ ہیں کہ (۱) اس بات پر نگاہ رکھی جائے کہ پیدائش انسانی سے لے کر عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ تک کے لوگوں کی اخلاقی تربیت کے مختلف دوروں کا اس میں ذکر ہے (۲) یہ ایک ایسی قومی تاریخ ہے۔ جس کی قدر کرنا عیسائیوں کا فرض اولین ہے۔ (۳) بائیبل کی تحریر اس قدر ادبی ہے کہ دنیا کی کوئی اور تحریر اس کا مقابلہ کرنے کا خیال تک نہیں کر سکتی اور پھر ان باتوں کے علاوہ جب بائیبل کا مطالعہ کیا جائے گا تو روحانیت بھی بڑھے گی۔

گویا وہ کتاب جسے کل تک دلکہ بعض عیسائیوں کی طرف سے آج بھی! خدا کا کلام کہا جاتا تھا۔ آج اس کے لئے تاریخی یادگار کا واسطہ دے کر ایک بھیک مانگی جا رہی ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتی کہ محض ایک قومی تاریخ سے جو محض گذشتہ ادوار کے اخلاق کے تدریجی معیاروں کا تذکرہ ہے اور جس کے متعلق مسٹر فریڈبگ خود اقرار کرتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں اس میں بیان شدہ اصولوں سے بے امتیازانہ طور پر فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور کہ اس امتیاز کے لئے بائیبل کے مقتدر علماء کو نئی نئی معلومات کے پیش نظر بائیبل کی مناسب تشریحات کر کے عوام تک پہنچاتے رہنا چاہیئے تاکہ ان فیصلوں سے بائیبل کے ماننے والوں کو تسکین حاصل ہو سکے کس طرح روحانیت بڑھائی جا سکتی ہے۔

چونکہ مصنف موصوف برٹش میوزیم کے عملہ کے رکن ہیں۔ اور ان کو نئی سے نئی معلومات کے حصول میں کافی آسانیاں ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ کہ وہ بائیبل کی مناسب رنگ میں وکالت کریں۔

مگر افسوس ہے کہ بائیبل کی وکالت مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے جبھی تو کتاب کے آخیر پر ان کو لکھنا پڑا ہے کہ اسے محض قومی تاریخ اور ادبی شہ پاروں کی حیثیت سے مطالعہ کیا جائے۔ لیکن اب عیسائی حضرات اس بات سے مطمئن ہوتے نظر نہیں آتے۔ اگر ادب ہی کا مطالعہ کرنا ہے تو شیکسپیئر اور ملٹن ان کے ہاں موجود ہیں۔ اور اس حالت میں محفوظ ہیں جس حالت میں کہ لکھے گئے تھے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کرنا ہے۔ تو فلسطین و مصر کی تاریخ کی بجائے اپنے آباؤ اجداد کے ملک کی تاریخ کا مطالعہ کیوں نہ کریں۔ بہرحال عیسائی ان کمزور دلیلوں سے مطمئن نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے ایک دفعہ بائیبل کو خیرباد کہنا شروع کیا ہے تو اسے ترک کئے بغیر دم نہ لیں گے۔

سات سالہ پروگرام!

وقار عمل

اقتباس از تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز برموقعہ سالانہ اجتماع ۱۳۲۴ھ

"آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جنہیں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اس کام میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا مطلب اس سے یہ نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو۔ بے شک اجتماعی طور پر بھی ہو۔ لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے پہنچا دیا جائے۔ یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر ہوگا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے۔ اور اگر کوئی دوست اسے رستے میں مل جائے تو اسے کہے گا میری اپنی نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے مگر یہ پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح بعض اور کام اسی نوعیت کے سوچے جا سکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے ہمارا منشاء غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے۔ اور اس کا نفس مر جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے

اردو ـــــ اور ـــــ ہندوستان

از جناب مرزا منظور احمد صاحب پشاور

اعتدال پسندی اور معقولیت کا تقاضا تو یہی تھا کہ ہمارے ہندو دوست مشترکہ زبان کو قائم رکھنے دیتے۔ لیکن چونکہ فارسی اور عربی الفاظ کو ہندوستان سے خارج کرنا ان کا ایمان بن چکا ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی موجودہ روش پر برافروختہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہم اب انہیں یہی صلاح دیں گے کہ وہ یک قلم فارسی اور عربی الفاظ کو نکال باہر کریں۔ اس بدعت کا طبعی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اردو کی قدرتی ہیئت اور اصلی صورت قائم رہ جائے گی کیونکہ اردو زبان جیسا کہ ظاہر ہے محض سنسکرت اور ملکی لغات کی ہی آمیزہ نہیں ہے۔ بلکہ عربی اور فارسی سے بھی دودھ کھانڈ کی طرح مخلوط ہے۔ ہم سیاسی تلخی کی بنا پر اردو میں سے پالستہ سنسکرت اور ملکی بھاشاؤں کے الفاظ بھی بھی خارج نہ کریں گے۔ کیونکہ جس طرح عربی اور فارسی الفاظ کے نکاس سے اس زبان کا پنجر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سنسکرت کے الفاظ کو باہر کر کے بھی اس کے وجود کو بڑا نقصان پہنچتا ہے لیکن اس وقت ان کے لئے ہمارا یہی مشورہ ہے کہ وہ موجودہ روش کو جاری رکھیں۔ اور یہ اردو کے لئے ایک قسم کی مفید خدمت ثابت ہوگی۔ کیونکہ اردو اور اس جعلی بولی میں ایک واضح فرق ہو جائیگا۔ اور پھر ان کے درمیان ایک مستقل شناختی خط پیدا ہو جائے گا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ الفاظ جو پورے طور پر بالشتر یہ بھاشاؤں میں سما چکے ہیں۔ ان کو کس طرح نکال سکیں گے۔ مثلاً عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو گنوار تک بھی اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔

چند فارسی الفاظ دیکھئے! ابرو (آبرو) کھس کھس (خشخاش) روج (روز) انگار (انگارہ) پرمان (فرمان) جانو (زانو) وغیرہ وغیرہ۔ ان الفاظ کے علاوہ عربی اور فارسی کے بعض ایسے بھی الفاظ ہیں جنہیں دیہاتی اور شہری جوں کا توں بولتے ہیں۔ جیسے مکان۔ دکان عورت۔ اگر۔ مگر۔ آدمی۔ صورت۔ بدن جرح۔ مہندی اور مال وغیرہ وغیرہ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بہار۔ راجپوتانہ اور دہلی کے نواح میں جہاں کے لوگوں کی مادری زبان اردو یا کھڑی ہندی ہے۔ وہاں ہر گنوار اور ہر لکھا پڑھا۔ بلکہ ساہوکاروں سے لے کر خوانچہ والوں تک یہی الفاظ اپنے اپنے لب و لہجہ کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ موجودہ ریڈیائی زبان ان لوگوں کیلئے ہی نشر کی جاتی ہے کیونکہ یہ زبان نہ تو بنگالیوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور نہ مدراسیوں اور جنوبی ہندوالوں کے لئے، نہ پنجابیوں کے لئے۔ اور نہ پشتو والوں کے لئے۔ اس لئے یہ بات باعث حیرت ہے کہ یہ الفاظ اپنی زبان سے کس طرح اور کیونکر چھین لئے جائیں گے۔

اس نئی بولی کے بعض الفاظ ایسے ہیں جو سمجھ ہی نہیں جا سکتے۔ اور نہ ان کے ٹھیک تلفظ کا پتہ لگتا ہے۔ یہ وہ پوتر بولی ہے جو بنائی جا رہی ہے۔ اس پر دعوٰے یہ ہے کہ یہ بولی سب دیہات میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ وہ زبان جو کئی سو سال کے بعد فطری طور پر ترقی کرتے کرتے ہندوستانی بنی تھی۔ اور جس کی علمی صورت اردو تھی اسے خراب کیا جا رہا ہے۔ اور مستر وک و فانوس الفاظ کو رائج کر کے نئی بولی وجود میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بھلا کبھی خود بھی بولی بنائی جاتی ہے۔ بالفرض اگر ایک پرچھائیں کو کسی منتر کے اثر سے بھوت بنانے میں کامیاب بھی ہو جائے پھر بھی یہ بولی نہ ہندی ہوگی نہ سنسکرت۔ کیونکہ سنسکرت ایسی زبان ہے جو عرصہ دراز سے متروک ہو چکی ہے۔ اس کو اب اسی طرح پڑھا اور دیکھا جاتا ہے جیسے عجائب گھر میں اوراق پارینہ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سنسکرت کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔

حالانکہ وہ صرف راج کی چہیتی بھاشا ہی نہیں بلکہ اسے مذہبی امتیاز بھی حاصل تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ عام فہم نہ تھی۔ یا یہ کہ مروجہ ہندی کی طرح اسے عام فہم نہ رہنے دیا گیا تھا۔ اگرچہ بدھ مت کے زمانہ عروج میں اس کے پڑھنے پڑھانے پر جو پابندیاں تھیں وہ بھی نہ رہی تھیں۔ یہ بھی واضح ہے کہ یہ مشہور بولی مروجہ ہندی بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ ہندی کی جو تعریف اہل زبان کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ غیر مانوس سنسکرت الفاظ کی بھرمار کی وجہ سے وہ قائم نہ رہ سکے گی۔ اگر وہ ان حقائق کے باوجود بھی اس مصنوعی بولی کو ہندی کہیں۔ تو پھر انہیں پشتو یا بنگالی کو ہندی کہنے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے دوستوں نے محض جذبات کے زیر اثر اپنی زبان کو تباہی کے بھینٹ کر دیا ہے۔ اگر وہ یوپی سی پی بہار اور دہلی کے گرد و نواح کے لوگوں کو یہ بولی سکھانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس میں کسی کو اعتراض ہی کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بنگالی۔ تامل۔ آندھرا اور تلنگی وغیرہ بولنے والوں کو کس طرح سکھائی جا سکے گی۔ اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کے ساتھ سیاسی اور ثقافتی تعلقات قائم رکھنے کے لئے ایک مشترک زبان کی اشد ضرورت پیش آئے گی۔ اس مشترکہ بولی کو جہاں اس کا جنم بھوم ہے۔ وہاں سے بھی دھرم پالیسی کے ماتحت اڑایا جا رہا ہے۔ اسی طرح اصل ہندی کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ بہرحال اردو سے یہ نئی ہندی بہت دور ہو جائیگی۔ اور اس طرح اردو محفوظ ہو جائیگی۔ اردو ہی اب تک اپنی ہمہ گیر خصوصیات کی وجہ سے ہندوستان کی بین الاقوامی زبان رہی ہے۔ اس لئے بہرحال شدھ بولی کے حامیوں کو بین الاقوامی ثقافتی اتحاد پیدا کرنے کے لئے چار و ناچار اردو کی طرف جھکنا پڑے گا۔ ورنہ ہندوستان کی مختلف قوموں اور مختلف نسلوں میں مرکزیت پیدا کرنے میں انہیں سیاسی اور اقتصادی پیچیدگیاں پیش آئیں گی۔ اس ضمن میں اور کوئی منطقی نتیجہ اخذ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

علم اللسان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ فارسی اور سنسکرت کے بیشمار الفاظ کا ماخذ اور مصدر ایک ہی ہے۔ علم اللسان والوں کا تو یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ علم صرف کے جھگڑے لے۔ ایک ہی جہالوی سے بھانت بھانت کی بولیاں کاٹی ہیں۔ وہ ایک جہالوی عربی ہے۔ جس کے تانے بانے سے سنسکرت بھی بنی گئی ہے۔ لیکن یہاں ایسی بحث نہیں یہاں صرف یہ جانچ کرنا ہے۔ کہ مسلمانوں سے ہی اردو کو مخصوص نہیں کیا جا سکتا اور نہ مسلمان بلا شرکت غیرے اس قسم کی اجارہ داری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ ویسے آپ لوگ اردو سے پرے پرے ہوتے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قدرتی طور پر مسلمان اس سے نسبتاً قریب نظر آتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعلق اردو کی اصل سے اسی قدر ہے جتنا کہ ہندوؤں کا۔ اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ مسلمان چونکہ بادشاہ تھے۔ اس لئے انہوں نے حکومت کے زور سے اس زبان کو پھیلایا ہے۔ آپ کا الزام تب صحیح ہوتا اگر مسلمان اردو باہر سے لاتے۔ ماحول ہی زبان کو بناتا اور اس کی تشکیل کرتا ہے۔ کبھی دباؤ یا جابرانہ حکمت عملی سے زبان نہیں بنا کرتی۔ چنانچہ جس ماحول یا فضا میں یہ اردو زبان بنی ہے۔ وہ ماحول اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس واسطے کہ جب پہلے مسلمان آئے تھے۔ تو لاکھوں کی تعداد تک مشکل سے پہنچتے تھے اور اب کئی کروڑ ہیں۔ اگر کوہ ہمالیہ کے پتھر آپ کے ملک کی آب و ہوا آپ کے خصائل اور خیالات پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ تو کیا اتنے کروڑ مسلمانوں کی موجودگی سے آپ بے اثر رہ جاتے۔ آج کل آپ اردو سے بھاگ رہے ہیں۔ یہ بھی تو ان کی موجودگی کا ہی اثر ہے۔ بعد میں جب آپ تعلیمی۔ ادبی ثقافتی اور سیاست جیسی حقیقی ضروریات کی طرف افادی نقطہ نظر سے متوجہ ہونگے تو آپ خودبخود اسطرف رجوع کریں گے لیکن آج کل کے حالات اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ آپ کچھ دیر سرگردان پھریں۔ تاکہ آپ میں صحیح اور فضول چیز کے درمیان امتیاز کرنے کا شعور پیدا

ہو جائے بشرطیکہ تقدیر نے آپ کے خلاف فیصلہ نہ دے دیا ہو۔ اس واسطے کو ہر لکھو کر سے گندم نہیں پیدا ہوا کرتی ہاں اگر آپ کو اس سے یہ خیال پیدا ہو کہ مسلمان اردو کی ترویج سے اپنی مذہبی زبان یعنی عربی کا احیاء کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ خیال بھی اتنا ہی غلط ہے جتنا موجودہ مصنوعی بولی کو ہندوستانی کہنا۔ یا یہ کہ ستاروں کو تقدیر کے بڑے بڑے صندوق سمجھنا۔ عربی زبان کے احیاء کے لئے تگ و دو کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے زمانے بھرتی ہوئی ریل گاڑی کو دھکیلنا۔ یہ باتیں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ دہرائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہر دفعہ پتھر کو جونک لگانے والا معاملہ ثابت ہوا۔ آپ اگر بعض حالات اور تعصبات کی بنا پر اردو زبان کو ترک پر مجبور ہیں تو بہت اچھا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں ایک یقینی خطرے سے ضرور آگاہ کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ کچھ پیش بندیاں کر سکیں۔ وہ یہ کہ جب آپ کی یہ زبان مکمل شدھ ہو کر اس درجہ پاکیزگی حاصل کر لے گی کہ آپ کے دیوتا آپ سے خوش ہونے لگیں تو اس صورت میں اس پوتر زبان کی حفاظت آپ پر لازم ہو جائے گی ورنہ اگر یہ پوتر بولی اچھوت اچھوتوں کے کان میں پڑ گئی اور انہوں نے سیکھ لی۔ تو آپ کے بے شمار دیوتا آپ سے ناراض ہو جائیں گے اور آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔ بہرحال دھرم کی تکریم اور حفاظت ضروری چیز ہے۔ لہذا بہتر ہوگا۔ کہ آپ اس کو ریڈیو پر نشر نہ کیا کریں ورنہ سب ناپاک اور پاک لوگ یہی پوتر بولی بولنا شروع کر دیں گے اس صورت میں اچھوت اور برہمن میں کوئی فرق نہ رہے گا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں

ایک زبردست نشان

فرمایا۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلے میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا۔ اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالےٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں۔ وہ کٹ جائیں گے۔ اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا۔ کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔ اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی ایک عالمگیر تباہی آئے گی۔ اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب (مراد میر سراج الحق صاحب) اور آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے۔ مولوی صاحب موصوف مرحوم نے باہر نکل کر حضرت اقدس کی اس بات کو دہرایا۔ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۳)

برائے عید مبارک

رعایتی اعلان سالانہ

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
خالص ریشمی خصدری لونگی	-/-/18 روپیہ	18/8/- روپیہ
پشاوری کلاہ و بیدار کنگال یا لمبا	-/-/5 "	-/3 "
ریشمی کپڑا برائے قمیض ۴ گز	19/8 "	13/4 "
زنانہ ریشمی دوپٹہ جامہ	-/-/18 "	-/12 "
ریشمی رومال بلین فی درجن	-/-/9 "	-/-/6 "
ریشمی مفلر۔ انگی یا بنیان فی عدد	-/-/6 "	4/8 "

میسرز اے آر ایند سنز لودیانہ

ماہوار نقشہ بیعت جون ۱۹۴۷ء

اندرون ہند جون ۱۹۴۷ء میں کل ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط گیارہ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط سات کس تھی۔ اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے اضلاع گورداسپور۔ ریاست جموں کشمیر و سیالکوٹ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔

بیرون ہند ممالک بیرون ہند میں ۳۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ جات درج ذیل ہیں۔

(انچارج دفتر بیعت)

گورداسپور

مقام	تعداد
دارا پور	۳۹
کوٹلہ	۲۱
ٹھیکریوالہ	۱۹
ڈلہ	۱۶
مراد پورہ	۷
کلوسوہل	۶
قادیان	۵
چودھری والہ	۳
کنانہ	۳
چنبہ سٹیٹ	۲
لوہار الوالی	۲
ننگل باغباناں	۱
بدووال	۱
کھجالہ	۱
کھوکلہ	۱
گھمن کلاں	۱
حیات نگر	۱
بازید چک	۱
تلونڈی جھنگلاں	۱
جھنڈے	۱
دلتو والی	۱
بھولہ سیداں	۱
آلے چکہ	۱
بیری	۱
بردلہ	۱
چوڑا	۱
سروپ والی	۱
دائیوالہ	۱
تلونڈی راماں	۱
دیال گڑھ	۱
کھوکھر	۱
منجھانوالی	۱
	[illegible]

جموں و کشمیر

مقام	تعداد
بڈھانول	۳۱
قندہار	۴
موہریاں گلہوتی	۳
کلگام	۲
سرینگر	۱
چوہالی	۱
کہنہ پور	۱
کیری	۱
جموں	۱
کوٹلی	۱
چارکوٹ	۱
دیری رالیوٹ	۱
سرنگل	۱
بھدرواہ	۱
بھٹیاں	۱
کالدین	۱ / ۵۲

سیالکوٹ

مقام	تعداد
بھینو والی	۹
دھرگ میانہ	۱
جام ڈھینڈس	۱
جانگڑیاں	۱
مالو کے بھگت	۱
بلگن	۱
لسرا	۱
کوسٹ والا	۱
میانی سشیراں	۱
نور پور	۱
ٹوریانوالہ	۱
بددوملہی	۱ / ۲۱
بہاولپور	
چک ۴۳ گجیانی	۱۵
مبارک آباد	۱

لائل پور (تسلسل)

مقام	تعداد
خطیب چک ۲۱۴	۱ / ۱۷

گجرات

مقام	تعداد
نسووالی	۶
گوال	۱
کحانہ	۱
گولیکی	۱
ہیلاں	۱
پنڈ تورا	۱
داسو	۱ / ۱۲

سندھ

مقام	تعداد
کراچی	۱
سرجی واہ	۱
گوٹھ عاقل شاہ	۱
کرنڈی	۱
سکرنڈ	۱
سانگھڑ	۲
نصرت آباد چک ۲	۱ / ۱۱

بنگال و آسام

مقام	تعداد
ڈھاکہ	۲
تارووا	۲
نرائن گنج	۲
مادھوبند	۱
رام پور	۱
کوادی	۱
شنبورا	۱
پیر ماکلتا	۱ / ۱۱

جالندھر

مقام	تعداد
منڈی رروڈ	۶
سگے	۲
کریام	۱ / ۹

سرگودھا

مقام	تعداد
دودہ	۴
چک ۱۱ جنوبی	۱
چک ۳۳ ج ب شمالی	۱
بھابھڑہ	۱
چک ۸۷ جنوبی	۱ / ۸

لائلپور

مقام	تعداد
چک ۲۶۷ ر ب	۷
چک ۲۶۸ ج ب	۱ / ۸

ملتان

مقام	تعداد
بستی روانہ	۳
دلیوا سنگھ	۱
لودھراں	۱

ہوشیارپور

مقام	تعداد
بہبت پور	۲
خان پور	۱
ماہنجھی	۱
دولت پور	۱ / ۵

یو۔پی

مقام	تعداد
کانپور	۲
علی گڑھ	۱
احمد آباد	۱ / ۴

حیدرآباد دکن

مقام	تعداد
سکندر آباد	۲
حیدرآباد	۱
بھولگہ	۱ / ۴

بہار و اڑیسہ

مقام	تعداد
بھاگلپور	۳
بھدرک	۱ / ۴

منٹگمری

مقام	تعداد
چک ۲۱	۲
صدر گوگیرہ	۱ / ۳

امرتسر

مقام	تعداد
امرتسر	۲
کوٹلی کھیرا	۱ / ۳

جھنگ مگھیانہ

مقام	تعداد
حویلی بہادر شاہ	۱
جھنگ	۱ / ۲

لاہور

مقام	تعداد
لاہور	۱
انڈو	۱ / ۲

ڈیرہ غازیخان

مقام	تعداد
ڈیرہ غازیخاں	۱
لوٹہ	۱ / ۲

ٹراونکور سٹیٹ

مقام	تعداد
پڈنیار کولنگ	۲

مدراس و مالابار

مقام	تعداد
بنگول	۲

حصار

مقام	تعداد
محمد پور روہی	۲

شیخوپورہ

مقام	تعداد
کرتو	۲

کوئٹہ بلوچستان

مقام	تعداد
کوئٹہ	۱

جہلم

مقام	تعداد
کوٹ نذا جگان	۱

فیروزپور

مقام	تعداد
چھاؤنی فیروزپور	۱

سرحد

مقام	تعداد
ہزارہ	۱

میانوالی

مقام	تعداد
خوجہ	۱

بمبئی

مقام	تعداد
بمبئی	۱

دہلی و شملہ

مقام	تعداد
شملہ	۱

ضلع مظفرگڑھ

مقام	تعداد
لیہ	۱
کل میزان	۳۴۰

بیرون ہند

مقام	تعداد
سیرالیون افریقہ	۱۷
سنگاپور	۱۲
فلسطین	۲
دمشق	۱
سپین	۱
برما	۱
	۳۴

تاجروں کیلئے ضروری اعلان

معاملات میں صفائی رکھنے کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ بعض مبلغین اور دو واقفین بھی جو تجارت میں لگ گئے ہیں۔ اپنے جوش تجارت میں بعض دوکانوں اور فرموں سے سامان تجارت منگوا لیتے ہیں۔ دوکاندار اور تاجر بھی اپنے اس شوق میں کہ بیرون ہند احمدی تجارت فروغ پائے تجارتی سامان احمدی مبلغین یا تاجروں کو بیرون ہند بھیج دیتے ہیں۔ ایسے سامان بھیجنے کے متعلق مرکزی دفتر کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں لیکن یہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ کہ ایسے سامان کی قیمت کی ادائیگی یا کسی قسم کی ذمہ داری مرکزی دفتر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ مبلغین اور تجار کا اپنا کاروبار ہے۔ جس میں مرکز کوئی دخل نہیں دینا چاہتا۔ مرکز کی ذمہ داری صرف اس وقت ہو سکتی ہے۔ جب مرکز کے کسی خاص حکم کے تحت کوئی سامان بھیجا گیا ہو۔ جس میں مرکز نے ذمہ داری لی ہو۔

(وکیل التبشیر)

ولادت

سید محمد سعید صاحب سلیم دارالبرکات کے ہاں ۸ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی محلہ دارالرحمت کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitzed by Khilafat Library

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

عام پبلک کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاویگا۔ پہلے کا نام نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) ہوگا جسکا صدر دفتر لاہور میں ہوگا۔ دوسرا ایسٹرن پنجاب ریلوے ہوگا جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی ہوگا۔ اس تقسیم میں باؤنڈری کمیشن کے مطابق ردوبدل بھی ہو سکتا ہے۔ ان دو ریلوں کا علاقہ حسب ذیل ہوگا۔

(A) نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان)

(۱) کراچی ڈویژن

(۲) کوئٹہ ڈویژن

(۳) راولپنڈی ڈویژن

(۴) ملتان ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل حلقے ہونگے

منٹگمری (منٹگمری شامل ہے) سے خانپور (خانپور شامل نہیں ہے)

لودھراں سے بھکر (بھکر شامل نہیں ہے

خانیوال سے شیر شاہ

سماسٹہ سے امروکہ (امروکہ شامل ہے)

میکلوڈ گنج روڈ سے ہندومل کوٹ (بشمولیت ہندومل کوٹ)

بہاولنگر سے فورٹ عباس

خانیوال سے وزیرآباد (وزیرآباد شامل نہیں ہے)

سانگلہ ہل سے قلعہ شیخوپورہ

شورکوٹ روڈ سے جھنگ مگھیانہ (جھنگ مگھیانہ شامل نہیں ہے)

شورکوٹ روڈ سے شاہدرہ باغ (شاہدرہ باغ شامل نہیں ہے)

چک جھمرہ سے ہنڈیوالی (ہنڈیوالی شامل نہیں ہے)

5 لاہور ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل سیکشن ہوں گے۔

لالہ موسےٰ (لالہ موسےٰ شامل نہیں ہے) سے واگھہ بشمولیت واگھہ)

لاہور سے منٹگمری (بغیر شمولیت منٹگمری)

بٹالہ (بہ شمولیت بٹالہ) سے پٹھانکوٹ (بہ شمولیت پٹھانکوٹ)

بٹالہ سے قادیان

[illegible]ر سے چک امرو

[illegible]ر سے ہردوال (بہ شمولیت ہردوال)

شاہدرہ باغ (بہ شمولیت شاہدرہ باغ نارووال)

[illegible]یالکوٹ سے نارووال

وزیرآباد سے جموں توی

لودھراں سے پٹی (بہ شمولیت پٹی)

ہمائے ونڈ سے حسینی والا (حسینی والا شامل نہیں ہے)

(B) ایسٹرن پنجاب ریلوے

(۱) دہلی ڈویژن

(۲) فیروزپور ڈویژن

فیروزپور ڈویژن میں آئندہ مندرجہ ذیل حلقے ہوں گے۔

پٹھانکوٹ (پٹھانکوٹ شامل نہیں ہے) سے جگدھری

امرتسر (بہ شمولیت امرتسر) سے بٹالہ (بٹالہ شامل نہیں ہے)

ویرکہ سے فتح گڑھ چوڑیاں

واگھہ (واگھہ شامل نہیں ہے) سے لدھیانہ (بشمولیت لدھیانہ)

جالندھر چھاؤنی سے ہوشیارپور

جالندھر شہر سے مکیریاں۔ نواں شہر دوآبہ سے جیجوں دوآبہ

پھگواڑہ سے راہوں

امرتسر سے پٹی (پٹی شامل نہیں ہے)

حسینی والا (بہ شمولیت حسینی والا) سے بھٹنڈہ

فیروزپور چھاؤنی سے امروکہ (امروکہ شامل نہیں ہے)

لدھیانہ سے حصار (حصار شامل نہیں ہے)

لدھیانہ سے فیروزپور چھاؤنی

فیروزپور چھاؤنی سے جالندھر شہر

جالندھر شہر سے نکودر

لوہیاں خاص سے پھلور

بھٹنڈہ سے ہندومل کوٹ (ہندومل کوٹ شامل نہیں ہے)

آئندہ سٹاف یا دیگر امور کے متعلق شکایات متعلقہ ڈویژن کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو آنی چاہئیں کراچی کوئٹہ راولپنڈی دہلی ڈویژنوں کی عملداری کے متعلق موجودہ ٹائم و فیئر ٹیبل کے فلائی پیج (ااا) کو دیکھیں

(۳) زائد چارجز کی واپسی یا پورا کرنے کے متعلقہ کلیمز کے لئے درخواستہائے آئندہ، جنرل مینیجر چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) لاہور اور چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر یا ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل مینیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسریگل اسٹیٹ خیبر پاس دہلی کے پاس ریلوے کی اس صورت میں کریں۔ جس پر متعلقہ سٹیشن واقعہ ہو۔

البتہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کراچی اور کوئٹہ ڈویژنوں پر واقعہ سٹیشنوں کے متعلق درخواستہائے حسب معمول ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی یا کوئٹہ کے نام آنی چاہئیں۔

(۱۰) مال کی بکنگ کی شرح اور شرائط کے متعلقہ صحیح معلومات کے لئے چیف کمرشل مینیجر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے (پاکستان) لاہور اور ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل مینیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسرائیگل اسٹیٹ خیبر پاس دہلی جیسا کہ ضرورت ہو کو لکھیں۔ کراچی ڈویژن کے سٹیشنوں سے یا سٹیشنوں کے لئے بکنگ کے لئے ایسی درخواستیں ڈویژنل کمرشل آفیسر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے (پاکستان) کراچی کو لکھیئے۔

(۱۱) موجودہ قواعد ریٹ اور شرح کی جو کہ این۔ ڈبلیو ریلوے سسٹم پر رائج ہے موجودہ دستور کے مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی بدستور جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ این ڈبلیو آر (پاکستان) یا ایسٹرن پنجاب ریلوے کی طرف سے کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

(۱۲) ٹرینوں میں سیٹوں اور برتھوں کو ریزرو کرانے کا موجودہ انتظام برقرار رہے گا۔

جنرل مینیجر

Digitzed by Khilafat Library

ریاست قلات آزاد ہوگئی
پاکستان اور قلات میں سمجھوتہ

کراچی ۱۲ اگست کچھ عرصے سے ریاست قلات کے آئینی مستقبل کے متعلق خان آف قلات اور مسٹر محمد علی جناح کے درمیان گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں باہمی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے قلات کو ایک آزاد ریاست تسلیم کر لیا ہے۔ جلد ہی ریلوے ڈاک اور ڈیفنس کے متعلق باہم معاہدہ ہو جائیگا۔ آئندہ قلات کا درجہ ہندوستان کی دیگر ریاستوں جیسا نہیں ہوگا۔ وہ ایک آزاد حکومت کے طور پر برطانیہ سے علیحدہ سمجھوتہ کرنے کا بھی مجاز ہوگا۔

پاکستان کے گورنر جنرل کا سرکاری خطاب
"قائد اعظم"

کراچی ۱۲ جولائی۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مسٹر محمد علی جناح کے نام کے ساتھ سرکاری طور پر "قائد اعظم" کا لقب استعمال کیا جائے۔ کانگرس پارٹی نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن کثرت رائے سے یہ تجویز منظور ہوگئی۔

ایک با اختیار ٹربیونل کا تقرر

نئی دہلی ۱۲ جولائی وائسرائے ہند نے ۱۴ اگست سے ایک با اختیار ٹربیونل مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ٹربیونل مندرجہ ذیل امور کا فیصلہ کرے گا:۔

(۱) ہندوستان کی پونجی اور قرضوں کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنا۔

(۲) سپریم کمانڈر کے ماتحت جو ڈیفنس کونسل بنائی گئی ہے اس کے اخراجات کی دونوں حکومتوں میں تقسیم (۳) مشرقی اور مغربی بنگال اور اسی طرح مغربی اور مشرقی پنجاب کی پونجی اور قرضوں کی تقسیم۔ یہ ٹربیونل ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں اور ایک غیر جانبدار صدر پر مشتمل ہوگا۔ اگر کسی معاملہ میں ٹربیونل کے ممبروں میں اختلاف ہوگا۔ تو صدر کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

وزیر اعظم کشمیر ریٹائر ہوگئے

سری نگر ۱۱ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت رام چندر کاک وزیر اعظم کشمیر اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوگئے ہیں۔ آپ کی جگہ مہاراجہ صاحب کشمیر کے ماموں ٹھاکر جنک سنگھ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ کشمیر کے باخبر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر

۴ اس تبدیلی کے نتیجہ کے طور پر شیخ محمد عبداللہ صدر نیشنل کانفرنس کو رہا کر دیا جائیگا

ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

۱۲ اگست سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ تار اور فون کی موجودہ شرح بھی قائم رہے گی۔ البتہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان کے علیحدہ ٹکٹ جاری ہو جائیں گے۔ ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فوجی اصحاب کی پنشنوں کا موجودہ نظام بھی بدستور قائم رہے گا۔ اور اس میں سر دست کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

ضلع گورداسپور کو فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا گیا

لاہور ۱۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ضلع گورداسپور کو فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا گیا ہے۔

ہندوستان میں انتقال اقتدار کی تقریب
پروگرام کا اعلان

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ ۱۵ اگست کو ہندوستان میں انتقال اقتدار کے سلسلے میں یہ پروگرام طے کیا گیا ہے ۱۴ اور ۱۵ اگست کی درمیانی رات کو بارہ بجے دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ سب سے پہلے مسز کرپلانی ہندے ماترم کا گیت گائیں گی۔ پھر اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اراکین سے خطاب کریں گے۔ پھر جدوجہد آزادی کی راہ میں جو لوگ کام آئے۔ ان کی یاد میں تمام ممبران دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کریں گے۔ اس کے بعد ممبران ملک سے وفاداری کرنے کا حلف اٹھائیں گے اور پھر اسمبلی کی درخواست پر ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر اور پنڈت نہرو وائسرائے محل میں جائیں گے اور لارڈ ماونٹ بیٹن کو مطلع کریں گے کہ اسمبلی نے انڈیا کے تمام اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ اور آپ کو گورنر جنرل مقرر کرنے کی سفارش منظور کر لی ہے۔

سب سے آخر میں مسز کرپلانی ٹیگور کا ایک گیت۔ اور ڈاکٹر سر محمد اقبال کا قومی ترانہ سے

"سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا"

پڑھیں گی اور پھر اسمبلی کا اجلاس برخواست کر دیا جائے گا۔

کانگرس نے ملک کی تقسیم کیوں منظور کی؟
سردار پٹیل کی تقریر

نئی دہلی ۱۱ اگست سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے ریاستوں سے پھر اپیل کی کہ وہ ۱۵ اگست سے قبل انڈین یونین میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ موجودہ حالات میں کسی ریاست کے لئے الگ تھلگ رہنا بہت مشکلات کا پیش خیمہ ہوگا۔

آپ نے ہندوستان کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں ملک کی تقسیم کا سب سے بڑا مخالف تھا۔ لیکن جب میں عبوری حکومت میں شامل ہوا تو میں نے دیکھا کہ تمام سرکاری ملازمین بلکہ سارا ملک ہی دو مخالف کیمپوں میں منقسم ہو چکا ہے اس کے علاوہ جب برطانیہ نے انتقال اقتدار کی تاریخ کا اعلان کیا۔ تو ملک میں شدید کشت و خون شروع ہوگیا۔ اور قیام امن کی خاطر ضروری ہوگیا۔ کہ ملک کی تقسیم کو منظور کر کے انتقال اقتدار کی کارروائی کو جلد تکمیل تک پہنچایا جائے۔

سردار پٹیل نے مسٹر لیاقت علی خاں کے اس بیان کا ذکر کیا کہ جس میں آپ نے پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنیکا یقین دلایا تھا۔ آپ نے کہا اگر پاکستان اقلیتوں کی حفاظت کریگا تو یقیناً انڈیا بھی اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا۔ میں پاکستان کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے دست بدعا ہوں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس
"اقلیتوں کو برابر کی ذمہ واریاں ادا کرنی ہوں گی"

کراچی ۱۲ اگست یہ خبر کل شائع ہو چکی ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر مسٹر محمد علی جناح کو اپنا صدر منتخب کر لیا ہے۔ (صدر اسمبلی) مسٹر جناح نے کرسی صدارت سنبھالتے ہوئے جو تقریر کی اس میں آپ نے کہا۔ اگر اقلیتوں نے میل جول اور تعاون کے جذبہ سے کام لیا۔ اور گذشتہ اختلافات کو فراموش کر دیا۔ تو یقیناً انہیں بلا امتیاز برابر کے تمام شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن اس صورت میں انہیں برابر کی ذمہ واریاں بھی ادا کرنی ہوں گی۔ آپ نے ہاؤس سے اپیل کی کہ وہ مذہب اکثریت اور اقلیت اور اسی طرح تمام صوبائی امتیازات کو نظر انداز کر دیں۔ اور مکمل یک جہتی کیساتھ پاکستان کی خدمت کریں کانگرس پارٹی کے لیڈر نے یقین دلایا کہ ہم وفاداری کے ساتھ اپنی ذمہ واریوں کو ادا کریں گے

مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان کے جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ جھنڈا کسی مذہب یا کسی سیاسی جماعت کا نہیں ہے۔ بلکہ پاکستانی قوم کا ہے

ہاؤس نے مسٹر سچر (کانگرس) کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ پاکستانی جھنڈے کے ڈیزائن پر مزید غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں اقلیتوں کے نمائندے بھی شامل ہوں۔

درخواست دعا:۔ ڈیرہ دون میں پیرجی عبدالرشید صاحب عرصہ سے بہت بیمار ہیں نیز ان کے بڑے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب بھی چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں!

Digitzed by Khilafat Library